سوال

میں ابھی مکمل بالغ نہیں ہوئی، کیا لڑکی حیض آنے سے قبل ہی شادی کر سکتی ہے، یا یہ سنی سنائی اور بے دلیل بات ہے ؟

جواب

الحمد للہ

الحمد للہ

اول :

بلوغت سے قبل چھوٹی بچی کی شادی شرعی طور پر جائز ہے بلکہ اس میں علماء کرام کا اجماع بھی منقول ہے ۔

ا-اس کے دلائل میں اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اور تمہاری وہ عورتیں جو حیض سے ناامید ہو چکی ہوں، اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی عدت تین ماہ ہے، اور ان کی بھی جنہیں ابھی حیض آنا شروع بھی نہیں ہوا ہو الطلاق (4) ۔

تو اس آیت میں ہمیں یہ ملتا ہے کہ اللہ تعالی نے حیض نہ آنے والی عورتوں - جنہیں اس کے کم عمری اور عدم بلوغت کی وجہ سے حیض نہیں آیا - کی طلاق کی عدت تین ماہ مقرر کی ہے جو کہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ وہ نابالغ بچی جسے ابھی حیض نہیں آیا شادی کر سکتی ہے اور ایسا کرنا جائز ہے ۔

امام طبری رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اور وہ تمہاری وہ عورتیں جو حیض سے ناامید ہو چکی ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ان کی عدت تین ماہ ہے، اور ان کی بھی جنہیں ابھی حیض آیا ہی نہیں

اس آیت کی تفسیر یہ ہے کہ : اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ اور اسی طرح ان کی بھی عدت تین ماہ ہی ہے جنہیں ابھی عدم بلوغت کی وجہ سے حیض نہیں آیا اور ان کی شادی کے بعد ان کے خاوندوں نے دخول کے بعد انہیں طلاق دے دی ہو ۔ دیکھیں تفسیر الطبری (142/14) ۔

ب : حدیث کے دلائل :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے چھ برس کی عمر میں شادی کی، اور ان کی رخصتی نو برس کی عمر میں ہوئی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ نو برس تک رہیں ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (4840) صحیح مسلم حدیث نمبر (1422) ۔

ابن عبد البر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

علماء کرام کا اس پر اجماع ہے کہ والد کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی چھوٹی بچی سے مشورہ کیے بغیر اس کی شادی کر دے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے چھ یا سات برس کی عمر میں نکاح کیا، اور یہ نکاح عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے والد نے کیا تھا ۔ دیکھیں الاستذکار (16/49-50) ۔

دوم :

چھوٹی بچی کی شادی ہوجانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس سے ہم بستری بھی جائز ہے ، بلکہ اس سے اس وقت ہم بستری نہیں ہوسکتی جب تک وہ اس کی اہل نہ ہوجائے ، اوراسی لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے دخول کرنے میں تاخیر کی تھی ۔

واللہ اعلم